1963_2_545_552

سیوا سنگھ

بنام

ریاست پنجاب

27اپریل1962

کے۔سی۔داس گپتا، جے۔آر۔مدھولکر اور ٹی۔ایل۔وینکٹرا اما ایر، جسٹسز۔

قتل-گولی کے زخم کی نوعیت-گولی کی قربت-طبی ثبوت-غوروفکر- گواہ- ثبوت-کی قدر-تشخیص -ڈاکٹر کے ثبوت-جرح-کوئی چیلنج نہیں-تعزیرات ہند،1860(46 آف 1860)،دفعہ302۔

اپیل کنندہ پر مقدمہ چلایا گیا اور اسے قتل کا قصوروار ٹھہرایا گیا اور سزائے موت سنائی گئی۔ دو عینی شاہدین نے گواہی دی کہ اس نے متوفی کو ایک دکان سے گولی مار کر ہلاک کیا جب وہ موٹر سائیکل پر گزر رہا تھا۔ پوسٹ مارٹم کرنے والے ڈاکٹر نے ثبوت دیا کہ گولی تین یا چار فٹ کے فاصلے سے چلائی گئی ہوگی۔ اس ثبوت کو جرح میں چیلنج نہیں کیا گیا تھا۔ ہائی کورٹ میں اپیل پر سزا اور سزا کی توثیق کی گئی۔ یہ اپیل سپریم کورٹ کے سامنے بذریعہ یا خصوصی اجازت کے ذریعے دائر کی گئی تھی۔

درخواست گزار کی جانب سے بنیادی دلیل یہ تھی کہ زخم کی خصوصیت جس سے ظاہر ہوتا کہ متوفی کو چند انچ کے فاصلے سے گولی ماری گئی تھی نہ کہ گواہوں کے بیان کردہ فاصلے سے، ہائی کورٹ نے اس پر غور نہیں کیا۔ یہ دلیل دی گئی تھی کہ اگر ہائی کورٹ نے ان عوامل پر غور کیا ہوتا تو گواہوں کی ساکھ مشکوک ہو جاتی۔

منعقد: یہ خیال کیا جاتا ہے کہ عینی شاہدین کے ثبوت کی قدر و قیمت کا اندازہ کرتے وقت عام طور پر مہلک زخم کی نوعیت اور خصوصیات کو مدنظر رکھا جانا چاہئے۔ ڈاکٹر کے بیان کردہ زخم کی تمام خصوصیات پر غور کرنے پر یہ نتیجہ اخذ کیا جاتا ہے کہ ڈاکٹر کی رائے، جسے جرح میں چیلنج نہیں کیا گیا تھا، کہ گولی تین سے چار فٹ کے فاصلے سے چلائی گئی تھی، درست ہے۔

فوجداری اپیلیٹ دائرہ اختیار:1962 کی فوجداری اپیل نمبر60۔

پنجاب ہائی کورٹ کے 25 اکتوبر 1961 کے فیصلے اور حکم نامے سے خصوصی اجازت کے ذریعے

1961 کےقتل کے ریفرنس نمبر 74 کی فوجداری اپیل نمبر 890 میں اپیل کی گئی۔

اپیل کنندہ کے طور پر جئے۔گوپال سیٹھی ،سی۔ایل۔سرین۔اور آر۔ایل۔کوہلی

جواب دہندہ کی طرف سے گوپال۔سنگھ، ڈی۔گپتا، پی۔ڈی۔مینن۔

27 اپریل 1962. عدالت کا فیصلہ اس نے سنایا

داس گپتا جسٹس: پٹیالہ کے سیشن جج نے گردیو سنگھ کے قتل کے لئے تعزیرات ہند کی دفعہ 302 کے تحت جرم ثابت کیا اور سزائے موت سنائی۔ پنجاب ہائی کورٹ نے ان کی اپیل مسترد کرتے ہوئے سزائے موت کو محدود کر دیا۔موجودہ اپیل اس عدالت کی طرف سے دی گئی خصوصی منظوری کی بنیاد پر ہے۔

استغاثہ کا مقدمہ یہ ہے کہ 18 نومبر 1960 کو دوپہر تقریبا ڈھائی بجے جب گردیو سنگھ موٹر سائیکل پر برنالہ کی عدالتوں سے کچھ ہی دور چرن سنگھ کی چائے کی دکان سے گزر رہے تھے،تو درخواست گزار سیوا سنگھ، جو اس وقت ڈبل بیرل گن کے ساتھ اس دکان میں موجود تھے، کھڑے ہوئے اور ان پر گولی چلائی۔گردیو سنگھ کے سینے کے دائیں طرف چوٹ لگی اور فوری طور پر اس کی موت ہو گئی۔اپیل کنندہ اور اس کے ساتھ موجود گوگر سنگھ بھاگ گئے۔

ملزم نے بے قصور ہونے کا اعتراف کیا۔اس میں کوئی اختلاف نہیں تھا کہ گردیو سنگھ کی موت وقت اور مقام پر گولی لگنے سے ہوئی تھی جیسا کہ الزام لگایا گیا تھا۔تاہم، یہ سختی سے دلیل دی گئی تھی کہ وہ مجرم نہیں تھا۔

استغاثہ کے مطابق یہ واقعہ دکان کے مالک چرن سنگھ اور طالب علم مختیار سنگھ اور بختاور سنگھ نے دیکھا جو دکان میں چائے پی رہے تھے۔

مقدمے کی سماعت کے دوران چرن سنگھ نے اس بارے میں کسی بھی جانکاری سے انکار کیا کہ گولی کس نے چلائی تھی اور استغاثہ نے اسے مخالف قرار دیا تھا۔دیگر دو گواہوں نے اس بات کا ثبوت پیش کیا کہ انہوں نے موجودہ اپیل کنندہ کو، جسے وہ پہلے سے جانتے تھے، ڈبل بیرل گن سے گولی چلاتے ہوئے دیکھا۔ ان کے ثبوتوں پر ٹرائل جج اور ہائی کورٹ نے بھی یقین کیا تھا۔

اپیل کی حمایت میں مسٹر سیٹھی کی جانب سے یہ دلیل دی گئی ہے کہ ہمیں شواہد کو خود دیکھنا چاہیے کیونکہ ایسا لگتا ہے کہ ہائی کورٹ نے شواہد کی تعریف کرتے ہوئے گولی لگنے سے لگنے والی چوٹوں کی خصوصیات کو مدنظر نہیں رکھا۔ انہوں نے زورا سنگھ بنام ریاست پنجاب (1957 کی فوجداری اپیل نمبر 81: 10-5-1957 کو دیا گیا فیصلہ) میں اس عدالت کے فیصلے کی طرف ہماری توجہ مبذول کرائی ہے۔

فاضل وکیل کے مطابق زخم کی یہ خصوصیات ڈاکٹر کے شواہد سے واضح طور پر ظاہر ہوتی ہیں کہ جب

بندوق چلائی گئی تو یہ متاثرہ شخص کے جسم کے ساتھ قریبی رابطے میں تھی یا اس کے دو یا تین انچ کے اندر تھی۔ فاضل وکیل کا کہنا ہے کہ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جن گواہوں نے یہ واقعہ ہونے کا دعویٰ کیا ہے وہ دراصل اس واقعے کو نہیں دیکھ رہے تھے کیونکہ وہ متاثرہ شخص کے جسم سے بندوق کے فاصلے کے بارے میں بالکل مختلف بیان دیتے ہیں۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ ہائی کورٹ کے فیصلے میں اس نکتے پر کوئی بحث نہیں کی گئی ہے اور ایسا نہیں لگتا کہ فاضل ججوں کی توجہ زخم کی خصوصیات کی طرف مبذول کرائی گئی تھی جس پر اب ہمیں یہ ماننے کے لئے کہا گیا ہے کہ جس گولی سے گردیو سنگھ ہلاک ہوا وہ بہت قریب سے فائر کیا گیا تھا، چند انچ سے زیادہ نہیں. اس کے باوجود، ہم نے اس سوال پر وکیل کو سننا مناسب سمجھا ہے، کیونکہ ہمارے خیال میں عینی شاہدین کے ثبوت کی قدر کا اندازہ کرتے وقت عام طور پر ان خصوصیات کو مدنظر رکھا جانا چاہئے . ڈاکٹر کے شواہد سے پتہ چلتا ہے: (1) زخم ایک گول 4/1-1"×2/1-1" زخم تھا جو سینے کے دائیں کہا سے رابطہ کرتا تھا۔ (2) زخم کو 12 بور کارتوس کے کارڈ بورڈ ڈسک کے ساتھ پلگ کیا گیا تھا۔ (3) دائیں چوتھی اور پانچویں پسلیاں زخم کے نیچے اڑ گئیں اور دائیں پھیپھڑوں کو اس کے درمیانی لوب میں 2-1/2"2 x" کے علاقے میں پنکچر کیا گیا جو اس کے درمیانی حصے میں اس کے اندرونی حصے کے قریب تھا جو پھٹ گیا تھا۔ (4) یہ کہ اونی کوٹ، جو متوفی کے جسم پر تھا، خون سے رنگا ہوا تھا اور اسی طرح کے کرائے پر سیاہ رنگ کا جلا ہوا تھا۔ قمیض پر بھی خون کا دھبہ لگا ہوا تھا اور اسی طرح کا کرایہ سیاہ تھا۔ ڈاکٹر نے رائے دی کہ جس فاصلے سے گولی چلائی گئی وہ تین سے چار فٹ تک ہو سکتی ہے۔ عدالت میں ڈاکٹر سے جرح کی گئی لیکن اس رائے کی صداقت کو چیلنج نہیں کیا گیا۔ ڈاکٹر سیشن کورٹ کے سامنے ثبوت دینے کے لئے پیش نہیں ہوئے۔ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 509 کی دفعات کے تحت سیشن کورٹ میں ان کے بیان کو 28 ثبوتوں کے طور پر پیش کیا گیا۔

سب سے پہلے زخم کے سائز پر نظر ڈالیں تو ہمیں لگتا ہے کہ موت کے نظریے کی حمایت کرنا تو دور کی بات ہے کہ موت کسی کانٹیکٹ شاٹ کی وجہ سے ہوئی ہے، اس سے یہ اشارہ ملتا ہے کہ گولی تقریبا ایک گز دور سے چلائی گئی تھی۔ عام شاٹ گنز کے بارے میں بات کرتے ہوئے، سر سڈنی اسمتھ نے اپنی فرانزک میڈیسن، 9 ویں ایڈیشن میں۔ صفحہ نمبر 182 میں کہا گیا ہے کہ " تقریبا ایک گز پر شاٹ کا چارج ایک کمیت کے طور پر داخل ہوگا، جس سے ایک انچ قطر کے بے ترتیب کناروں والا سوراخ ہو جائے گا۔ میجر سر جیرالڈ برارڈ نے اپنی شناخت برائے آتشیں اسلحہ اور فرانزک بیلسٹکس میں صفحہ 73 پر لکھا ہے: "تمام عملی مقاصد کے لئے یہ فرض کیا جا سکتا ہے کہ اگر زخم کا قطر ایک انچ یا اس سے کم ہے تو شاٹ گن کا فاصلہ 18 انچ یا اس سے کم تھا، قطع نظر اس کے کہ شاٹ گن کا پیمانہ یا گلا گھونٹنے کی ڈگری کچھ بھی ہو۔ 2 فٹ تک مختلف اور مختلف چوکوں کی

بندوقوں کے پھیلاؤ میں بہت کم فرق ہوتا ہے،اس فاصلے پر سوراخ قطر میں تھوڑا سا زیادہ ہوتا ہے۔ 3 فٹ پر سوراخ کا قطر تقریبا 1-1 /2 انچ ہوتا ہے، اور بورنگ، سچے سلنڈر اور مکمل چوک کی دو انتہاؤں کے درمیان فرق واضح ہونا شروع ہوجاتا ہے۔ لیون کی طبی فقہ کے دسویں ایڈیشن میں ہم صفحہ 279 پر اس طرح بیان کرتے ہیں:

3" فٹ کے فاصلے پر شاٹ کی کیست پھیلنا شروع ہوتی ہے، زخم کا قطر ایک انچ یا تھوڑا سا زیادہ ہوتا ہے۔ ٹیلر کے اصول اور طبی فقہ کے عمل کے گیارہویں ایڈیشن میں اس معاملے کو صفحہ 334 پر اس طرح بیان کیا گیا ہے:- شاٹ گن کے معاملے میں جس فاصلے سے ہتھیار فائر کیا گیا تھا اس کا اندازہ چارج کے بکھرنے کی مقدار سے لگایا جاسکتا ہے۔ تقریبا ایک گز تک پورا چارج ایک کیست میں داخل ہوتا ہے، جس سے ہتھیار کے بور کے سائز کے بارے میں ایک گول سوراخ پیدا ہوتا" ....

ان حکام کی نظر میں یہ جاننے کے بغیر بھی یہ کہنا مناسب ہے کہ بندوق میں کوئی کچی بیرل تھی یا گلا گھونٹا ہوا تھا کہ اگر بندوق سے تقریبا ایک گز کے فاصلے پر گولی چلائی گئی تو 1-1 /12 x"-1 /"4 کا گول زخم پیدا ہوگا۔

ہم اس بات سے اتفاق کرنے سے قاصر ہیں کہ ڈاکٹر کے بیان کردہ کپڑوں کو جلانا اس بات کا کوئی اشارہ ہے کہ گولی چند انچ کے اندر سے چلائی گئی تھی۔ جناب سیٹھی نے ہماری توجہ متعدد نصابی کتابوں میں دیئے گئے اس بیان کی طرف مبذول کرائی ہے کہ جب بندوق صرف چند انچ کے فاصلے سے چلائی جائے گی تو زخم سیاہ اور جلنے والے علاقے سے گھر جائے گا۔ موجودہ صورت میں ڈاکٹر نے زخم کے ارد گرد یا زخم کی گہرائیوں میں سیاہی یا جلنے کے کوئی نشانات نہیں دیکھے تھے: لیکن اونی کوٹ میں نکاس سیاہ اور چارج پایا گیا تھا اور قمیص میں نکاس سیاہ تھا۔

اس سوال پر ٹیلر کے اصول اور طبی فقہ کے عمل کے دسویں ایڈیشن، صفحہ 441 میں دی گئی رائے کا ذکر اس طرح کرنا ضروری ہے:

انہوں نے کہا، " آتشیں اسلحے کے اخراج سے کسی شخص کے کپڑے اور جسم کو کس حد تک جلایا جاسکتا ہے، اس نے میڈیکولیگل جانچ کو جنم دیا ہے۔ کسی بھی معاملے میں حقائق کا تعین صرف استعمال شدہ اصل ہتھیار کے تجربات سے کیا جاسکتا ہے، اور تقریبا اسی طرح سے لوڈ کیا جاسکتا ہے جیسے کہ ان مقاصد کے لئے استعمال کیا گیا تھا جن کی تحقیقات کی جارہی ہیں۔ یہ بتانا ناممکن ہے کہ کس فاصلے سے جلنے کے نشانات پیدا کرنا ممکن ہے، کیونکہ یہ پاؤڈر کی مقدار اور نوعیت، چارج کرنے کے طریقہ کار، اور ہتھیار کی نوعیت پر منحصر

ہے۔تاہم، یہ غیر معمولی بات ہے کہ ایک گز یا ڈیڑھ گز سے آگے گولی سے جلنے کے نشانات مل جاتے ہیں، یا آدھے گز سے زیادہ پر ریوالور سے جلنے کے نشانات ملتے ہیں۔"

اس نظریے کے مطابق اگر کسی شخصکے کپڑوں یا جسم میں جلنے کے نشانات پائے جاتے ہیں اگر گولی ایک یا ڈیڑھ گز کے فاصلے پر گولی گئی ہو۔اگر چہ ٹیلر کے 11 ویں ایڈیشن میں اس رائے کا اعادہ نہیں کیا گیا ہے،لیکن اس رائے کے پیش نظر یہ واضح نظر آتا ہے کہ کپڑوں میں جلتے ہوئے نشانات کی موجودگی یہ کہنے کے لئے معقول بنیاد پر نہیں ہوسکتی ہے کہ اس معاملے میں بندوق صرف چندانچ کی قریب سے چلائی گئی تھی۔

اس حقیقت پر غور کرنا ضروری ہے کہ کارک جسم میں رکھا ہوا پایا گیا تھا۔طبی فقہ اور ٹیکسیکولوجی کے نویں ایڈیشن کے صفحہ 265 پر گلیسٹر کا کہنا ہے کہ جسم کی سطح کے قریب چندانچ تک گولی چلائی گئی جس سے 'زخم میں زبردستی گولی لگ سکتی ہے۔'

یہ واضح ہے کہ رابطے کے زخم میں واڈ کے جسم میں داخل ہونے کا امکان ہے۔لیکن عہد ہدار اس بات پر واضح نہیں ہیں کہ یہ واڈ کس حد تک جسم میں داخل ہوسکتی ہے۔سب سے قریبی بیان سر سڈنی اسمتھ نے اپنے فرانزک میڈیسن کے نویں ایڈیشن صفحہ 182 میں دیا ہے، اس طرح وہ ساعت کے اخراج میں پروجیکٹائل کے ساتھ داخل ہوتے ہیں۔" پچھلے پیراگراف میں بحث کی روشنی میں اس بیان کو پڑھنے سے ہمیں ایسا لگتا ہے کہ فاضل مصنف نے یارڈ تک ڈسچارج کو قریب ڈسچارج کے طور پر دیکھا ہے۔حقیقت یہ ہے کہ واڈ زخم میں رکھا گیا تھالہذاا ایسا لگتا ہے کہ گولی تقریباایک گز سے فائر کی گئی تھی،

اس بات پر غور کرنا باقی ہے کہ ڈاکٹروں نے پسلیوں اور دائیں پھیپھڑوں کے ایک حصے کو " پھونکنے " کے طور پر بیان کیا ہے۔ یہ وضاحت، اگر صحیح طریقے سے دی جائے تو، زخم میں گیس کے داخلے کی نشاندہی کرتی ہے اور یہ، یہ سچ ہے، اور عام طور پر صرف اسی صورت میں ہوتا ہے جب گولی جسم کے چندانچ کے اندر چلائی جاتی ہے۔جیسا کہ ہم پہلے ہی دیکھ چکے ہیں، زخم کا طول وعرض خود اس بات کا واضح اشارہ ہے کہ گولی تقریبا ایک گز کے فاصلے پر چلائی گئی تھی۔ اس طرح زخم کے سائز اور ڈاکٹروں نے پسلیوں اور دائیں پھیپھڑوں کے ایک حصے کو " پھونکنے " کے طور پر بیان کیا ہے اس کے درمیان کچھ واضح تضاد ہے۔چونکہ زخم کی پیمائش میں کسی غلطی کا امکان ڈاکٹر کی پسلیوں کے " پھونکنے " کے بارے میں ڈاکٹر کے نقطہ نظر کے مقابلے میں کم ہوتا ہے، لہذا ہماری رائے ہے کہ جس چیز کو ڈاکٹر نے " پھونکنا " قرار دیا ہے وہ یہ سوچنے کی اچھی وجہ نہیں ہے کہ گولی جسم سے صرف چندانچ دور چلائی گئی تھی۔

زخم کی تمام خصوصیات پر غور کرنے کے بعد، جیسا کہ ڈاکٹروں نے ایک ساتھ بیان کیا ہے، ہم اس

نتیجے پر پہنچے ہیں کہ ڈاکٹر کی رائے، جو اس کے بیان میں دی گئی تھی، جسے مجسٹریٹ کے سامنے جرح میں چیلنج نہیں کیا گیا تھا کہ گولی تقریبا تین سے چار فٹ کی دوری پر چلائی گئی ہو سکتی ہے، کو درست تسلیم کیا جانا چاہیے۔ لہٰذا ہمیں ہائی کورٹ کے ذریعے دیے گئے ثبوتوں کے جائزے اور اس کی طرف سے دی گئی سزا کے حکم میں مداخلت کرنے کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی۔

اس کے مطابق اپیل خارج کر دی جاتی ہے،

اپیل خارج کر دی گئی۔

Javeed Ahmed Geelani
I attest to the accuracy and
authenticity of this document

12.06.24